اُردو غزلیات غالب ۔۔۔ ترتیب، تعداد اور اختلافِ نسخ

ڈاکٹر ثمینہ ندیم

Dr. Samina Nadeem

Associate Professor, Department of Urdu,

Govt. Post Graduate Islamia College for Women,

Cooper Road, Lahore.

Abstract:

Ghalib is universally known for the excellence of his Ghazal. This reputation mostly rests upon his one prevelent Dewan which is a selection containing only 1802 cuplet's. Ghalib actually wrote a large number of Ghazals which are spread over fifteen collections and Dewans, some of which are still in manuscript forms. His total verses are more than four thousand. In this Article Dr. Samina Nadeem has researched these aspects of Ghalib's Ghazal and brings forth many intersting and new dimentations. In this process she also compares the collected works of Ghalib including Nuskha-e-Arshi and Nuskha-e-Ashraf.

غالب کی غزل کے اشعار بامعنی علامتوں، رمز و کنایہ، عمدہ تخیل اور جدت اسلوب کے سبب تنگنائے غزل کے محدود پیمانوں سے آگے نکل رہے ہیں وہ عندلیب گلشن نا آفریدہ تھے عشق نے انکی شخصیت میں انقلاب پیدا کیا اور عقل و فلسفہ سرحد ادراک کی آخری منزل سر کر لینے کے خواہاں رہے۔

غالب نے کئی اصناف شعر میں طبع آزمائی کی جن میں قصائد، مثنوی، قطعات، مرثیہ، مخمس اور سلام و سہرے شامل ہیں لیکن تمام ناقدین و محققین اس بات پر متفق ہیں کہ ان کا اصل میدان غزل تھا غزل میں غالب کی کل کائنات ان کا صرف ایک مختصر اُردو دیوان ہے جو کہ انتخاب ہے ڈاکٹر جمیل جالبی کی رائے میں:

> ”غالب نے فارسی زبان میں کم و بیش گیارہ ہزار اشعار کہے جب کہ متداول اردو دیوان کے اشعار کی تعداد ۱۸۰۲ ہے جس میں نسخہ حمیدیہ و بیاض غالب کی ساری غزلیں شامل نہیں ہیں ۔نسخہ حمیدیہ یا

بیاض غالب کا بیشتر کلام غالب نے مسترد کر دیا تھا غالب کی اردو
شاعری ان کے نو اردو قصیدوں اور قطعات و رباعیات کو چھوڑ کر
زیادہ تر غزلیات پر مشتمل ہے۔''(۱)

مولانا محمد حسین آزاد نے لکھا:

''تصنیفاتِ اُردو میں ۱۸۰۰ شعر کا ایک دیوان انتخابی ہے کہ ۱۸۴۹ء
میں مرتب ہو کر چھپا اس میں کچھ تمام اور کچھ ناتمام غزلیں اور کچھ
متفرق اشعار ہیں غزلوں کے تخمیناً ۱۵۰۰ شعر، قصیدوں کے ۱۶۲
شعر، مثنوی کے ۳۳ شعر، متفرقات قطعوں کے ۱۱۱ شعر، رباعیاں ۱۶،
دو تاریخیں جن کے ۴ شعر۔''(۲)

آگے چل کر آزاد نے اس ''دیوان انتخابی'' کے متعلق اپنی بات کی تصدیق کے لیے مزید بتایا
کہ:

''سن رسیدہ اور معتبر لوگوں سے معلوم ہوا کہ حقیقت میں ان کا
دیوان بہت بڑا تھا یہ منتخب ہے مولوی فضل حق صاحب فاضل بے
عدیل تھے ایک زمانے میں دہلی کی عدالت ضلعی میں سر رشتہ دار
تھے۔ نظم ونثر فارسی اچھی لکھتے تھے غرض کہ یہ دونوں باکمال مرزا
صاحب کے دلی دوست تھے ہمیشہ باہم دوستانہ، جلسے اور شعر وسخن
کے چرچے رہتے تھے انہوں نے اکثر غزلوں کو سُنا اور دیوان کو دیکھا
تو مرزا صاحب کو سمجھایا کہ یہ شعر عام لوگوں کی سمجھ میں نہ آئیں گے
مرزا نے کہا اتنا کچھ کہہ چکا اب تدارک کیا ہو سکتا ہے انہوں نے کہا
کہ خیر ہوا سو ہوا انتخاب کرو اور مشکل شعر نکال ڈالو مرزا صاحب
نے دیوان حوالے کر دیا دونوں صاحبوں نے دیکھ کر انتخاب کیا یہی
دیوان ہے جو کہ آج ہم عینک کی طرح آنکھوں سے لگائے پھرتے
ہیں۔''(۳)

خود غالب نے بھی اپنے دوستوں کے ساتھ خط وکتابت میں اس قسم کے خیالات کا اظہار
کیا۔ یکم اگست ۱۸۶۵ء میں عبدالرزاق شاکر کو خط میں لکھا:

''پندرہ برس کی عمر سے پچیس برس کی عمر تک مضامین خیالی لکھا کیا
دس برس میں بڑا دیوان جمع ہو گیا آخر جب تمیز آئی تو اس دیوان کو
دُور کیا اوراق یکقلم چاک کیے دس پندرہ شعر واسطے نمونہ کے دیوان

حال میں رہنے دیے۔'' (۴)

مرزا حاتم علی بیگ مہر کو لکھتے ہیں:

''میرا کلام میرے پاس کبھی کچھ نہیں رہا نواب ضیاء الدین خاں اور نواب حسین مرزا جمع کر لیتے تھے جو میں نے کہا انہوں نے لکھ لیا ان دونوں کے گھر لُٹ گئے ہزاروں روپے کے کتب خانے برباد ہو گئے اب میں اپنے کلام کے دیکھنے کو ترستا ہوں کئی دن ہوئے کہ ایک فقیر کہ وہ خوش آواز بھی ہے اور زمزمہ پرداز بھی ہے ایک غزل میری کہیں سے لکھوا لایا اس نے جو وہ کاغذ مجھ کو دکھایا یقین سمجھنا کہ رونا آیا غزل تم کو بھیجتا ہوں اور صلہ میں اس خط کا جواب چاہتا ہوں۔'' (۵)

ان سب بیانات کے سبب یہ تحقیق کا ایک دلچسپ اور لازمی موضوع ہے کہ غالب کی کل اردو غزلیں کتنی ہیں، کتنی غزلیں مکمل ہیں کیونکہ کئی غزلوں کے مطلع اور مقطع نہیں اور اکثر کے بیچ کے شعر غائب ہیں ان کا اردو دیوان جو مختلف اوقات اور حالات میں طبع ہوتا رہا اسکی تعداد میں کیا اور کتنی کمی بیشی ہوتی رہی نیز ان غزلیات کے اشعار میں اختلاف نسخ کے نمونے جو مختلف مرتبین کے ہاں سامنے آتے رہے ان کی نشان دہی یہ سب اس مقالے کی بنیاد ہے۔

غالب نے اگرچہ خود اپنے پاس اپنے کلام کی عدم دستیابی کے بارے میں لکھا لیکن یہ حقیقت درست نہیں کیونکہ غالب نے مختلف اوقات میں حالات اور وقت کے تقاضوں کے مدنظر خود اپنے کلام کو ترتیب دیا۔ امتیاز علی عرشی نے ''دیوان غالب (نسخۂ عرشی) کے طویل دیباچے میں ''تدوین اشعار'' کے عنوان کے تحت اس بات سے اختلاف کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ابتداء میں خود انہوں نے اپنا کلام جمع کیا تھا اور انھیں کے مسودات سے دیوان ریختہ مرتب ہوا اور انھیں سے گل رعنا کی ترتیب عمل میں آئی۔'' (۶)

آگے چل کر امتیاز علی عرشی نے مزید وضاحت کی ہے:

''مرزا صاحب نے اپنا ردیف وار اردو دیوان ۱۲۳۱ھ (۱۸۱۶ء) میں صاف کیا تھا نظر بظاہر اسکی اصل وہ بیاض تھی جس میں بترتیبِ نظم اشعار لکھے گئے تھے یہ بات ثبوت کی محتاج نہیں ہے کہ مرزا صاحب نے ۱۲۳۱ھ سے قبل کے کہے ہوئے متعدد شعر اس میں شامل نہیں کیے تھے چنانچہ ''یادگار نالہ'' کے وہ قدیم شعر جو عمدہ منتخبہ وغیرہ قدیم ماخذوں سے نقل کیے گئے ہیں اسی ذیل میں آتے ہیں۔'' (۷)

دیوان اُردو نسخہ بھوپال اور نسخہ شیرانی میں غالب نے کچھ کلام کو لائق شمولیت نہ سمجھا نیز انہوں نے نسخہء شیرانی میں آسان اور خوبصورت انداز میں غزلیں کہیں اور ترمیم و اصلاح کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ بقول امتیاز علی عرشی:

> ''اس دیوان حال کے قدیم ترین مخطوطہء رامپور کے اشعار کا مقابلہ ''گل رعنا'' کے حصہ اردو سے کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ گل رعنا کے ۱۴۵۵ اشعار میں تقریباً ۴۰ شعر گرائے گئے اور سابق غزلوں کے مزید شعر چن کر نیز نئی غزلوں کے کل شعر ایزاد کر کے غزلوں کے اشعار کو ۹۷۸ کر دیا گیا۔''(۸)

نسخہء شیرانی میں موجود غزلیات کی بڑی تعداد موجودہ دیوان میں بھی شامل ہے امتیاز علی عرشی نے اس انتخاب کے اشعار کی واقعی تعداد کے تعیّن کو دشوار بتایا ہے کیونکہ:

> ''مرزا صاحب کا اپنا مخطوطہ پیش نظر نہیں لیکن رام پور کے قدیم ترین مخطوطے کے اشعار کی تعداد ۱۰۶۷ ہے اور نواب ضیاء الدین احمد خاں بہادر نے ۱۲۵۴ھ میں جو تقریظ لکھی تھی اس میں ۱۰۷۰ سے کچھ اوپر تعداد بتائی تھی لہذا متداول انتخاب کے اشعار کی ابتدائی تعداد ۱۰۶۷ کے لگ بھگ ہونا چاہیے۔''(۹)

ڈاکٹر گیان چند کی رائے میں بھی ۱۰۶۷ یا ۱۰۷۰ اشعار کی زیادہ سے زیادہ تعداد ہے کم سے کم تعداد یوں متعیّن کی جاسکتی ہے:

''میں نے ''نوائے سروش'' کی نشان دہی کے مطابق نسخہ بھوپال، نسخہ شیرانی، اور گل رعنا کے مشمولات کی تعداد گنی جو اشعار بعد کا اضافہ ہیں ان کے بیچ عرشی صاحب نے پھول بنا دیا ہے اختلاف نسخ میں ایسے نشان شدہ تمام اشعار کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ ذیل کے پانچ اشعار ان نسخوں کے بعد کا اضافہ ہیں۔۔۔۔۔ان کو خارج کر دیا جائے ابتدائی قصیدوں کے تین اشعار غزلیات میں لے لیے گئے ہیں انھیں قصیدوں کی بجائے غزل کے تحت شمار کیجیے اب مختلف اصناف میں ذیل کے اشعار ملتے ہیں:

> ''قصیدے ۶۱، رباعی ۱۰، غزل ۹۲۲
>
> ''چکنی ڈلی'' کا ۱۳ شعر کا قطعہ کلکتہ میں لکھا گیا تھا وہ بھی انتخاب میں شامل کیا گیا قیام کلکتہ کے آخر کی صورت حال یہ ہوئی:

صنف	قلم زد اشعار	متداول میں منتخب	میزان
قطعہ	-----	۱۳	۱۳
قصیدے	۱۴۳	۶۱	۲۰۴

غزل	۱۵۰۷	۹۲۲	۲۴۲۹
رباعیات	۱۲	۱۰	۲۲
میزان	۱۶۶۲	۱۰۰۶	۲۶۶۸

یعنی اس بڑے انتخاب میں کم از کم ۱۰۰۶ اور زیادہ سے زیادہ ۱۰۷۰ کے قریب اشعار تھے۔'' (۱۰)

ڈاکٹر گیان چند نے مزید لکھا ہے:

''نسخہ بھوپال میں غزلیات کے ۱۸۸۳ شعر تھے اوپر دیے گئے نقشے کے مطابق قیام کلکتہ تک غزلیات کے ۲۴۲۹ شعر وجود میں آ چکے تھے ان میں تین شعر قصیدوں سے لیے گئے ہیں انھیں خارج کر کے غزلیات کا سرمایہ ۲۴۲۶ اشعار کا قرار پاتا ہے گویا نسخہ بھوپال کے بعد ''نسخہ شیرانی'' اور ''گل رعنا'' نے غزلیات میں ۵۴۳ شعروں کا اضافہ کیا۔'' (۱۱)

دیوان غالب کے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہوئے جن میں چند اہم ایڈیشن یہ ہیں:

۱۔ چوتھا ایڈیشن: ۱۸۶۲ء مطبع نظامی کانپور

۲۔ پانچواں ایڈیشن: ۱۸۶۳ء آگرہ جو ۱۸۵۵ء کے نسخہ رامپور جدید پر مشتمل ہے

۳۔ نسخہ حمیدیہ: ۱۹۲۱ء جس میں نسخہ بھوپال اور غالب کا ابتدائی قلم زد کلام شامل ہے۔

۴۔ دیوان غالب مرتبہ مالک رام ۱۹۵۷ء جس میں متداوّل دیوان کے علاوہ غالب کا متفرق کلام اور نسخہ حمیدیہ کے تین سو منتخب اشعار شامل دیوان کیے گئے۔

۵۔ نسخہ عرشی: طبع دوم دسمبر ۲۰۱۱ء جو غالب کے کلام سے متعلق معلومات کا ذخیرہ ہے۔

۶۔ اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف) ۲۰۱۲ء جس میں غالب کا تمام کلام الف بائی ترتیب سے یکجا کر دیا گیا جسکی وجہ سے مطلوبہ غزل یا نظم فوراً تلاش کی جا سکتی ہے۔

اُردو کلیات غالب (نسخہ اشرف) میں غزلیات کی کل تعداد ۴۴۰ بتائی گئی اور کل اشعار غزلیات ۳۳۳۸ شمار کیے گئے (۱۲) لیکن یہ تعداد درست نہیں کیونکہ اس کلیات میں قصائد کے اشعار کو غزلیات میں بھی رکھ دیا گیا جس سے یقیناً تعداد اشعار درست نہ رہی۔ غالب کی اُردو غزلیات میں اختلاف نسخ کی مثالیں بھی موجود ہیں مثلاً یہ غزل دیکھیے:

زخم پر چھڑکیں کہاں طفلان بے پرواہ نمک
کیا مزہ ہوتا اگر پتھر میں بھی ہوتا نمک

نسخہءعرشی (نوائے سروش) میں اس کے آٹھ شعر اور (گنجینہ معنی) میں ایک شعر یعنی کل نو شعر ہیں۔(۱۳)

دیوان غالب بہ تصحیح متن و ترتیب حامد علی خاں میں اس غزل کے آٹھ شعر موجود ہیں جبکہ نواں شعر موجود نہیں۔(۱۴)

اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف) میں اس غزل کے نو اشعار ہیں لیکن ایک شعر میں اختلاف نسخ موجود ہے جو اس غزل میں چوتھے نمبر پر رکھا گیا۔

یاد ہیں ، اے ہم نشیں وہ دن کہ وجدذوق میں
زخم سے گرتا، تو میں پلکوں سے چنتا تھا نمک(۱۵)

جبکہ دیوان غالب (نسخہ عرشی) میں یہی شعر غزل کا مقطع ہے:

یاد ہیں غالب، تجھے وہ دن کہ وجدذوق میں
زخم سے گرتا، تو میں پلکوں سے چنتا تھا نمک(۱۶)

دیوان غالب کامل اور دیوان غالب (حامد علی خاں) میں شعر نسخہ عرشی کے مطابق درج ہے۔

ردیف ''ن'' میں غالب کا مشہور شعر نسخہ عرشی میں ملاحظہ ہو

رو میں ہے رخش عمر، کہاں دیکھیے تھمے
نے ہاتھ باگ پر ہے نہ پا ہے رکاب میں(۱۷)

دیوان غالب (حامد علی خاں) میں شعر بعینہٖ موجود ہے(۱۸) اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف) میں بھی شعر کی یہی شکل ہے۔(۱۹)

جبکہ دیوان غالب کامل میں:

رہ میں ہے رخش عمر، کہاں دیکھیے تھمے
نے ہاتھ باگ پر ہے، نہ پاہے رکاب میں(۲۰)

دیوان غالب (نسخہ عرشی) میں اسی غزل کا یہ شعر دیکھئے:

شرم اک ادائے ناز ہے ، اپنے ہی سے سہی
ہیں کتنے بے حجاب کہ یوں ہیں حجاب میں(۲۱)

اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف) اور دیوان غالب (حامد علی خاں) میں بھی شعر کی یہی صورت ہے۔(۲۲)

دیوان غالب کامل میں شعر میں اختلاف نسخ ملاحظہ کیجیے:

شرم اک ادائے ناز ہے ، اپنے ہی سے سہی
ہیں کتنے بے حجاب کہ ہیں یوں حجاب میں(۲۳)

غالب کی غزل کا یہ شعر نسخہ عرشی (گنجینہ معنی) میں اسطرح درج ہے:

پرواز تپش رنگی، گلزار ہمہ تنگی!
خوں ہو قفسِ دل میں، اے ذوق پرافشانی(۲۴)

اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف)اور دیوان غالب (نسخہ حمیدیہ) میں شعر کی یہی صورت ہے جبکہ دیوان غالب کامل میں شعر کا دوسرا مصرعہ یوں درج ہے:

خون ہوں قفسِ دل میں، اے ذوق پر افشانی (۲۵)

دیوان غالب (نسخہ عرشی) میں غالب کا یہ شعر:

بہ پر فشانی پروانہء چراغ مزار
کہ بعد مرگ بھی ہے لذت جگر سوزی(۲۶)

دیوان غالب کامل اور نسخہءحمیدیہ میں شعر اسی طور پر موجود ہے۔(۲۷)

جبکہ اردو کلیات غالب (نسخہءاشرف) میں پہلا مصرعہ دیکھئے:

یہ پرفشانی پروانہء چراغ مزار(۲۸)

غالب کی غزل کا مطلع نسخہءعرشی میں ملاحظہ ہو:

خوں در جگر نہفتہ، بزردی رسیدہ ہوں
خود آشیانِ طائرِ رنگِ پریدہ ہوں(۲۹)

اردو کلیات غالب (نسخہءاشرف) میں بھی شعر اسی طور موجود ہے۔(۳۰) جبکہ دیوانِ غالب کامل میں یہی شعر اس طرح درج ہے:

خونِ جگر نہفتہ ، بزردی رمیدہ ہوں
خود آشیانِ طائرِ رنگِ پریدہ ہوں(۳۱)

دیوان غالب (نسخہ عرشی) میں یہ شعر دیکھئے:

ہے یہ برسات وہ موسم کہ عجب کیا ہے ، اگر
موج ہستی کو کرے، فیض ہوا، موجِ شراب(۳۲)

دیوان غالب کامل میں بھی شعر کی یہی صورت ہے۔(۳۳)

جبکہ اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف) میں شعر کا دوسرا مصرعہ ملاحظہ ہو:

موج مستی کو کرے فیض ہوا، موج شراب (۳۴)

دیوان غالب (نسخہ عرشی) میں یہ شعر دیکھیے:

کافی ہے نشانی ، ترا چھّلے کا نہ دینا
خالی مجھے دکھلا کے ، بوقت سفر انگشت(۳۵)

اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف) میں بھی شعر کی یہی صورت ہے۔(۳۶)

جبکہ دیوان غالب کامل میں اختلاف نسخ ملاحظہ ہو:

کافی ہے نشانی تری چھلے کا نہ دینا(۳۷)

دیوان غالب (نسخۂ حمیدیہ) میں بھی شعر اسی طور موجود ہے۔(۳۸)

دیوان غالب (نسخۂ عرشی) میں یہ شعر دیکھیے:

زمیں کو صفحۂ گلشن بنایا خونچکانی نے
چمن بالیدینہا ، از رمِ نخچیر ہے پیدا(۳۹)

دیوان غالب (نسخہ بھوپال) اور اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف) میں بھی شعر کی یہی صورت ہے۔(۴۰)

لیکن دیوان غالب کامل میں شعر کا دوسرا مصرعہ یوں درج ہے:

چمن بالیدنی ہا ، زدم نچیر ہے پیدا(۴۱)

دیوان غالب (نسخۂ عرشی) میں یہ شعر ملاحظہ ہو:

کھینچیے آہوئے ختن کو خضرِ صحرائے طلب
مُشک ہے سُنبلستان زلف میں گرد سواد(۴۲)

اُردو کلیات غالب (نسخہ اشرف) میں شعر کی یہی صورت ہے(۴۳) لیکن دیوان غالب کامل میں شعر کا دوسرا مصرعہ یوں درج ہے:

مُشک ہے سُنبلستان زلف ہیں، گردسواد(۴۴)

دیوان غالب (نسخۂ عرشی) میں غزل کا یہ شعر دیکھیئے:

ویرانیے ، جز آمد و رفتِ نفس نہیں
ہے کوچہ ہائے نے میں غبار صدا ، بلند(۴۵)

اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف) میں شعر کی یہی صورت ہے(۴۶) جبکہ دیوان غالب کامل میں اختلاف نسخ ملاحظہ ہو:

ویرانے سے، جز آمد و رفت نفس نہیں(۴۷)

دیوان غالب (نسخہ حمیدیہ) میں یہی مصرعہ یوں درج ہے:

ویرانی جز آمد و رفتِ نفس نہیں(۴۸)

دیوان غالب (نسخۂ عرشی) میں شعر دیکھیئے:

دل کی صدائے شکست ساز طرب ہے اسد
شیشہء بے بادہ سے چاہے قلقل ہنوز(۴۹)

اردو کلیات غالب (نسخہء اشرف) میں یہ شعر بعینہٖ موجود ہے۔(۵۰)
نسخہ حمیدیہ میں بھی شعر کی یہی صورت ہے(۵۱) جبکہ دیوان غالب کامل میں شعر کا پہلا مصرعہ ملاحظہ ہو:

دل کی صدائے شکست ساز طرف ہے ، اسد(۵۲)

دیوان غالب (نسخہ عرشی) میں شعر دیکھیے:

لذتِ تقریرِ عشق پردگیِ گوش دل
جوہر افسانہ ہے عرض تجمل ہنوز(۵۳)

اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف) میں شعر بعینہٖ درج ہے (۵۴) جبکہ دیوان غالب کامل میں شعر کا دوسرا مصرع یوں درج ہے:

جو ہر افسانہ ہے عرض تحمّل ہنوز(۵۵)

نسخہ حمیدیہ میں بھی شعر اسی صورت موجود ہے(۵۶) غالب کی اُردو غزلیات میں ترتیب، تعداد اور اختلاف نسخ کے حوالے سے جو فرق نظر آتا ہے اس میں مربوط اور جامع کام کی ابھی گنجائش موجود ہے۔

حوالہ جات

۱۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، تاریخ ادب اردو، جلد چہارم، لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع اول، فروری ۲۰۱۲ء، ص:۱۱۴
۲۔ محمد حسین، آزاد، مولانا، آبِ حیات، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۰ء، ص:۴۰۹
۳۔ ایضاً، ص:۴۱۱
۴۔ غلام رسول مہر، مرتب: خطوطِ غالب، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۸۲ء، ص:۴۵۴
۵۔ ایضاً، ص:۱۸۸
۶۔ امتیاز علی عرشی، مرتب: دیوان غالب (نسخہء عرشی)، لاہور: مجلس ترقی ادب، اشاعت اول، جون ۱۹۹۲ء، ص:۱۸
۷۔ ایضاً، ص:۲۰
۸۔ ایضاً، ص:۲۲
۹۔ ایضاً، ص:۲۵
۱۰۔ گیان چند، ڈاکٹر، رموز غالب، کراچی: ادارہ یادگار غالب، ۱۹۹۹ء، ص:۲۳۱
۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ محمد خاں اشرف، ڈاکٹر؛عظمت رباب، ڈاکٹر، مرتبین: اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف)، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۲ء، ص:۵۴

۱۳۔ امتیاز علی عرشی، مرتب: دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص:۵۳

۱۴۔ حامد علی خاں، مرتب: دیوان غالب، لاہور: الفیصل، جنوری ۲۰۰۷ء، ص:۴۷

۱۵۔ محمد خاں اشرف، ڈاکٹر؛عظمت رباب، ڈاکٹر، مرتبین: اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف)، ص:۱۴۰

۱۶۔ امتیاز علی عرشی، مرتب: دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص:۲۱۳

۱۷۔ ایضاً، ص:۲۳۵

۱۸۔ حامد علی خاں، مرتب: دیوان غالب، ص:۹۲

۱۹۔ محمد خاں اشرف، ڈاکٹر؛عظمت رباب، ڈاکٹر، مرتبین: اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف)، ص:۱۵۰

۲۰۔ کالی داس گپتا رضا، مرتب: دیوان غالب کامل، کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان، طبع چہارم،۲۰۱۲ء، ص: ۳۲۱

۲۱۔ امتیاز علی عرشی، مرتب: دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص:۲۳۵

۲۲۔ محمد خاں اشرف، ڈاکٹر؛عظمت رباب، ڈاکٹر، مرتبین: اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف)، ص:۱۵۹
حامد علی خاں، مرتب: دیوان غالب، ص:۹۲

۲۳۔ کالی داس گپتا رضا، مرتب: دیوان غالب کامل، ص:۳۲۲

۲۴۔ امتیاز علی عرشی، مرتب: دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص:۱۱۶

۲۵۔ محمد خاں اشرف، ڈاکٹر؛عظمت رباب، ڈاکٹر، مرتبین: اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف)، ص:۲۰۴
دیوان غالب (نسخہ حمیدیہ)، ص:۲۵۷

۲۶۔ امتیاز علی عرشی، مرتب: دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص:۱۰۷

۲۷۔ کالی داس گپتا رضا، مرتب: دیوان غالب کامل، ص:۲۰۷
دیوان غالب (نسخہ حمیدیہ)، ص:۲۲۱

۲۸۔ محمد خاں اشرف، ڈاکٹر؛عظمت رباب، ڈاکٹر، مرتبین: اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف)، ص:۱۹۷

۲۹۔ امتیاز علی عرشی، مرتب: دیوان غالب (نسخہ عرشی)، ص:۶۷

۳۰۔ محمد خاں اشرف، ڈاکٹر؛عظمت رباب، ڈاکٹر، مرتبین: اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف)، ص:۱۵۵

۳۱۔ کالی داس گپتا رضا، مرتب: دیوان غالب کامل، ص:۱۸۵

۳۲۔ ایضاً، ص:۱۰۷

۳۳۔ ایضاً، ص:۲۸۲

۳۴۔ محمد خاں اشرف، ڈاکٹر؛عظمت رباب، ڈاکٹر، مرتبین: اردو کلیات غالب (نسخہ اشرف)، ص:۱۰۷

۳۵۔ امتیاز علی عرشی، مرتب: دیوان غالب (نسخہء عرشی)، ص: ۱۹۵

۳۶۔ محمد خاں اشرف، ڈاکٹر، عظمت رباب، ڈاکٹر، مرتبین: اردو کلیات غالب (نسخہء اشرف)، ص: ۱۰۹

۳۷۔ کالی داس گپتا رضا، مرتب: دیوان غالب کامل، ص: ۱۶۱

۳۸۔ دیوان غالب (نسخہء حمیدیہ)، ص: ۸۷

۳۹۔ امتیاز علی عرشی، مرتب: دیوان غالب (نسخہء عرشی)، ص: ۳۲

۴۰۔ دیوان غالب (نسخہء بھوپال)، ص: ۱۵۹

محمد خاں اشرف، ڈاکٹر، عظمت رباب، ڈاکٹر، مرتبین: اردو کلیات غالب (نسخہء اشرف)، ص: ۶۶

۴۱۔ کالی داس گپتا رضا، مرتب: دیوان غالب کامل، ص: ۱۵۹

۴۲۔ امتیاز علی عرشی، مرتب: دیوان غالب (نسخہء عرشی)، ص: ۴۰

۴۳۔ محمد خاں اشرف، ڈاکٹر، عظمت رباب، ڈاکٹر، مرتبین: اردو کلیات غالب (نسخہء اشرف)، ص: ۱۱۶

۴۴۔ کالی داس گپتا رضا، مرتب: دیوان غالب کامل، ص: ۱۶۴

۴۵۔ امتیاز علی عرشی، مرتب: دیوان غالب (نسخہء عرشی)، ص: ۴۱

۴۶۔ محمد خاں اشرف، ڈاکٹر، عظمت رباب، ڈاکٹر، مرتبین: اردو کلیات غالب (نسخہء اشرف)، ص: ۱۱۸

۴۷۔ کالی داس گپتا رضا، مرتب: دیوان غالب کامل، ص: ۱۶۵

۴۸۔ دیوان غالب (نسخہ حمیدیہ)، ص: ۹۸

۴۹۔ امتیاز علی عرشی، مرتب: دیوان غالب (نسخہء عرشی)، ص: ۴۶

۵۰۔ محمد خاں اشرف، ڈاکٹر، عظمت رباب، ڈاکٹر، مرتبین: اردو کلیات غالب (نسخہء اشرف)، ص: ۱۳۰

۵۱۔ دیوان غالب (نسخہ حمیدیہ)، ص: ۱۰۹

۵۲۔ کالی داس گپتا رضا، مرتب: دیوان غالب کامل، ص: ۱۶۹

۵۳۔ امتیاز علی عرشی، مرتب: دیوان غالب (نسخہء عرشی)، ص: ۴۷

۵۴۔ محمد خاں اشرف، ڈاکٹر، عظمت رباب، ڈاکٹر، مرتبین: اردو کلیات غالب (نسخہء اشرف)، ص: ۱۳۰

۵۵۔ کالی داس گپتا رضا، مرتب: دیوان غالب کامل، ص: ۱۶۹

۵۶۔ دیوان غالب (نسخہء حمیدیہ)، ص: ۱۱۱

☆......☆......☆